158

ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(03)/2008/745. Dated. 8th September, 2012. Pursuant to the provisions of clause (3) of Article 53 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **Rana Mashhood Ahmad Khan**, *Deputy Speaker*, Provincial Assembly of the Punjab, shall act as Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, with immediate effect, during the visit abroad of **Rana Muhammad Iqbal Khan**, *Speaker*, Provincial Assembly of the Punjab.

DR MALIK AFTAB MAQBOOL JOIYA
Acting Secretary

160

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(121)/2012/747. Dated. 11th September, 2012. The following Order, made by the Acting Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:-

> "In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Rana Mashhood Ahmad Khan, Acting Speaker,** Provincial Assembly of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on, 14-09-12 at 3 pm in the Assembly Chambers, Lahore.

Lahore **RANA MASHHOOD AHMAD KHAN**
11-09-2012 **Acting Speaker"**

162

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،14۔ ستمبر2012

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

سرکاری کارروائی

"صوبوں کی تشکیل / بحالی کے بارے میں اسمبلی میں پاس قراردادوں پر عام بحث"

164

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	رانا مشہود احمد خان
قائد ایوان	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	راجہ ریاض احمد

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔	ڈاکٹر اسد اشرف، ایم پی اے	پی پی۔138
2۔	مہر اشتیاق احمد، ایم پی اے	پی پی۔150
3۔	چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ)، ایم پی اے	پی پی۔125
4۔	محترمہ حمیرا اویس شاہد، ایم پی اے	ڈبلیو۔361

3۔ کابینہ

1۔	رانا ثناء اللہ خان	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور، مال اور مقامی حکومت و دیہی ترقی *
2۔	میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن	:	وزیر آبکاری و محصولات، ہائر ایجوکیشن، سکولز ایجوکیشن *، خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم *، ٹرانسپورٹ * وزیر خزانہ

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-21/2008 مورخہ 3۔ مارچ 2011 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (14۔ ستمبر 2012) تفویض کیا گیا۔
- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-21/2008 مورخہ 15۔ مارچ 2011 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (14۔ ستمبر 2012) تفویض کیا گیا۔

165

3۔	چودھری عبدالغفور	:	وزیر منصوبہ بندی و ترقیات کان کنی و معدنیات اور توانائی*
4۔	حاجی احسان الدین قریشی	:	وزیر مذہبی امور و اوقاف، بیت المال محنت اور ہاؤسنگ اینڈ اربن ڈویلپمنٹ*
5۔	ملک ندیم کامران	:	وزیر زکوٰۃ و عشر
6۔	سردار دوست محمد خان کھوسہ	:	وزیر صنعت
7۔	ملک احمد علی اولکھ	:	وزیر زراعت، امداد باہمی، لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ، جنگلات، ماہی گیری وجنگلی حیات، سیاحت و ترقی تفریحی مقامات اور آبپاشی و قوت برقی*
8۔	ملک محمد اقبال چنڑ	:	وزیر جیل خانہ جات

166

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	چودھری محمد ایاز	:	داخلہ
2۔	محترمہ عفت لیاقت علی خان	:	ترقی خواتین
3۔	چودھری ندیم خادم	:	محنت
4۔	چودھری عبدالرزاق ڈھلوں	:	مقامی حکومت وکمیونٹی ڈویلپمنٹ
5۔	جناب کرم الٰہی بندیال	:	کوآپریٹوز
6۔	جناب محمد آصف ملک	:	ریلیف اینڈ کرائسز مینجمنٹ
7۔	جناب عبدالحفیظ خان	:	زکوٰۃ و عشر اور بیت المال
8۔	راؤ کاشف رحیم خان	:	ہائرایجوکیشن
9۔	جناب ظفراقبال ناگرا	:	ہاؤسنگ و شہری ترقی
10۔	ملک محمد نواز	:	سماجی بہبود
11۔	جناب محمد مسعود لالی	:	آبپاشی
12۔	جناب افتخاراحمد خان	:	مذہبی امور و اوقاف
13۔	سردار محمد ایوب خان گادھی	:	ایس اینڈ جی اے ڈی
14۔	محترمہ نازیہ راحیل	:	خصوصی تعلیم
15۔	جناب عمران خالد بٹ	:	پبلک پراسیکیوشن
16۔	جناب محمد سعید مغل	:	خوراک
17۔	محترمہ شازیہ اشفاق مٹو	:	ایم پی ڈی ٹی
18۔	چودھری محمد اسداللہ	:	توانائی

- بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن No.Legis:4-42/2009 مورخہ 31۔ جنوری 2009 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

167

19۔	جناب محمد اخلاق	:	سکولز ایجوکیشن
20۔	جناب محمد آجاسم شریف	:	آبکاری و محصولات
21۔	ڈاکٹر سعید الٰہی	:	صحت
22۔	جناب محمد تجمل حسین	:	صنعت
23۔	جناب محمد خرم گلفام	:	ٹرانسپورٹ
24۔	پیر محمد اشرف رسول	:	جنگلات، جنگلی حیات وماہی گیری
25۔	جناب غلام نبی	:	کامرس و تجارت
26۔	راناتنویر احمد ناصر	:	پی اینڈ ڈی
27۔	رانا محمد ارشد	:	امور نوجواناں، کھیل، تاریخی مقامات وسیاحت
28۔	جناب احسن رضا خان	:	خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم
29۔	جناب عامر سعید انصاری	:	جیل خانہ جات
30۔	جناب عبدالوحید چودھری	:	خزانہ
31۔	ڈاکٹر فرخ جاوید	:	انفارمیشن
32۔	جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا	:	مواصلات و تعمیرات
33۔	سردار میر بادشاہ خان قیصرانی	:	ماحولیات
34۔	سردار شیر علی خان گورچانی	:	کالونیز واشتمال اراضی
35۔	ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	:	لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
36۔	سید باسط احمد سلطان	:	سی ایم آئی ٹی
37۔	سردار قیصر عباس خان مگسی	:	مال
38۔	سردار ملک جہانزیب وارن	:	وزیر اعلیٰ معائنہ ٹیم

168

39۔	میاں محمد کاظم علی پیرزادہ	:	کانکنی اور معدنیات
40۔	میاں فدا حسین وٹو	:	بیت المال
41۔	جناب آصف منظور موہل	:	زراعت
42۔	ڈاکٹر عاصمہ ممدوٹ	:	بہبود آبادی
43۔	جناب جوئیل عامر سہوترا	:	انسانی حقوق و اقلیتی امور
44۔	جناب خلیل طاہر سندھو	:	قانون و پارلیمانی امور

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

جناب اشتر اوصاف

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	جناب مقصود احمد ملک
سپیشل سیکرٹری	:	ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ

170

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

جمعۃ المبارک، 14۔ ستمبر 2012

(یوم الجمع، 26۔ شوال المکرم 1433ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 28 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر رانا مشہود احمد خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱذۡكُرُوا۟ ٱللَّهَ ذِكۡرًا كَثِيرًا ﴿٤١﴾ وَ
سَبِّحُوهُ بُكۡرَةً وَأَصِيلًا ﴿٤٢﴾ هُوَ ٱلَّذِي يُصَلِّي عَلَيۡكُمۡ وَمَلَٰٓئِكَتُهُۥ
لِيُخۡرِجَكُم مِّنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِۚ وَكَانَ بِٱلۡمُؤۡمِنِينَ رَحِيمًا ﴿٤٣﴾
تَحِيَّتُهُمۡ يَوۡمَ يَلۡقَوۡنَهُۥ سَلَٰمٌۚ وَأَعَدَّ لَهُمۡ أَجۡرًا كَرِيمًا ﴿٤٤﴾
يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ إِنَّآ أَرۡسَلۡنَٰكَ شَٰهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴿٤٥﴾ وَ
دَاعِيًا إِلَى ٱللَّهِ بِإِذۡنِهِۦ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا ﴿٤٦﴾ وَبَشِّرِ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ
بِأَنَّ لَهُم مِّنَ ٱللَّهِ فَضۡلًا كَبِيرًا ﴿٤٧﴾

سورة الأحزاب آيات 41تا47

اے اہل ایمان اللہ کا بہت ذکر کیا کرو(41)اور صبح اور شام اس کی پاکی بیان کرتے رہو(42)وہی تو ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تاکہ تم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائے۔ اور اللہ مومنوں پر مہربان ہے(43) جس روز وہ اس سے ملیں گے ان کا تحفہ (اللہ کی طرف سے) سلام ہوگا اور اس نے ان کے لئے بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے(44)اے پیغمبرؐ ہم نے تم کو گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے(45)اور اللہ کی طرف بلانے والا اور چراغ روشن(46)اور مومنوں کو خوشخبری سنا دو کہ ان کے لئے اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہے(47)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

وہ کیسا سماں ہوگا کیسی وہ گھڑی ہوگی
جب سامنے آنکھوں کے طیبہ کی گلی ہوگی
رشک آیا مقدر کو خود دائی حلیمہ پر
آقا ﷺ کو لگا سینے جب گھر کو چلی ہوگی
میلا نہ کبھی ہوگا وہ شیشہ دل غم سے
تصویر مدینے کی جس دل میں جڑی ہوگی
چارہ نہ کوئی کرنا اِک نعت سنا دینا
ناچیز ظہوری کی جب سانس اڑی ہوگی

جناب قائم مقام سپیکر: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خواندگی اور غیر رسمی بنیادی تعلیم (جناب احسن رضا خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

چودھری ظہیر الدین خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ایک منٹ۔ پہلے میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں کیونکہ جب تک پینل آف چیئرمین کا اعلان نہیں ہو گا تب تک House in order نہیں ہو گا۔ پینل آف چیئرمین کا اعلان ہو جائے پھر ٹائم دیتا ہوں۔

چیئرمینوں کا پینل

قائم مقام سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب قائم مقام سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے۔

1۔	ڈاکٹر اسد اشرف، ایم پی اے	پی پی۔138
2۔	مہر اشتیاق احمد، ایم پی اے	پی پی۔150
3۔	چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ)، ایم پی اے	پی پی۔125
4۔	محترمہ حمیرا اویس شاہد، ایم پی اے	ڈبلیو۔361

چودھری ظہیر الدین خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری ظہیر الدین خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت تمام امت مسلمہ ایک گستاخانہ فلم کے بارے میں نہایت کرب میں مبتلا ہے جس پر تمام مسلمان ممالک کے علاوہ دوسرے ممالک میں بھی جہاں پر انسانیت زندہ ہے reaction آ رہا ہے۔ اس کے لئے میں نے ایک قرارداد جمع کرائی ہے۔ یہاں پر میں یہ بھی عرض کروں گا۔۔۔

(اس مرحلہ پر پریس گیلری کے صحافی حضرات واک آؤٹ کر گئے)

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! ذرا ایک منٹ۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میری بات مکمل ہو لینے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: پریس والے واک آؤٹ کر گئے ہیں لہذا ملک ندیم کامران صاحب، رانا ارشد صاحب اور حاجی اللہ رکھا صاحب اُن سے جا کر بات کریں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! ہمارے پریس کے ساتھی جو باہر جا رہے ہیں اُن کو منایا جائے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! پریس والوں نے صحافی کالونی کے حوالے سے واک آؤٹ کیا ہے۔

تعزیت

کراچی اور لاہور میں آتشزدگی کے واقعات میں وفات پانے والوں کے لئے دعائے مغفرت

چودھری ظہیر الدین خان: میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آتشزدگی کے سلسلے میں جتنے بھی لوگ وفات پا گئے ہیں وہ ایک بہت ہی المناک واقعہ ہے لہذا اُن کے لئے یہاں پر دعائے مغفرت کی جائے اور میں لاء منسٹر صاحب سے بھی کہوں گا کہ مجھے قرار دادِ مذمت پڑھنے کی اجازت دی جائے جو گستاخ فلم کے بارے میں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! چودھری ظہیر الدین صاحب نے جو بات کی ہے اس سے متعلق یقیناً چودھری صاحب نے بھی ایک قرارداد جمع کروائی ہو گی۔ اس کے علاوہ متعدد اپوزیشن اور حکومتی معزز ممبران اسمبلی نے بھی قراردادیں جمع کروائی ہیں تو ان تمام قراردادوں کو یکجا کر کے میں نے لاہور اور کراچی میں آتشزدگی کے واقعات اور توہین رسالت سے متعلق دو قراردادیں تیار کروائی ہیں جن میں تمام وہ points جو چودھری ظہیر الدین صاحب کی قرارداد اور دوسرے معزز ممبران کی قراردادوں میں ہیں انہیں شامل کیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ دونوں قراردادیں مشترکہ طور پر پیش ہونی چاہئیں اور consensus سے پاس ہونی چاہئیں۔ اِن دونوں میں سے ایک قرارداد جو چودھری صاحب مناسب سمجھیں وہ پیش کر دیں اور دوسری میں پیش کر دوں گا۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں گستاخانہ فلم کے متعلق قرارداد پڑھوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! ایک منٹ آپ تشریف رکھیں۔ میرا خیال ہے کہ جو قراردادیں لاء منسٹر صاحب نے تیار کی ہیں اُن کو آپ study کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): دونوں قراردادوں میں سے جو مناسب سمجھتے ہیں وہ چودھری صاحب پڑھ لیں اور دوسری میں پڑھ دوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! دونوں قراردادوں میں سے جو آپ مناسب سمجھیں وہ آپ پڑھ دیں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! گستاخ رسول ﷺ والی قرارداد مجھے دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): دونوں قراردادیں چودھری صاحب کو دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرے خیال میں اس سے پہلے ہم آتشزدگی کے سلسلے میں وفات پانے والوں کے لئے دعائے مغفرت کر لیں۔

(اس مرحلہ پر لاہور اور کراچی میں آتشزدگی کے واقعات میں جاں بحق ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

چودھری ظہیر الدین خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! مجھے صرف دو منٹ دے دیجئے گا۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ ہمارے پریس کے ساتھیوں کو منانے کے لئے جائیں۔ جب تک آپ اُن کو نہیں منائیں گے ہمیں اُن کا ساتھ دینے کے لئے جانا پڑے گا اس لئے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پریس والوں کو منانے کے لئے کوئی ذمہ دار کمیٹی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے کمیٹی کو بھیج دیا ہے اور اس میں اگر آپ اپوزیشن کے دوست ڈالنا چاہتے ہیں تو میں بالکل بھیج دیتا ہوں۔ نولاٹیا صاحب! آپ بھی کمیٹی کے ساتھ شامل ہو جائیں۔ سب سے پہلے چودھری ظہیر الدین صاحب قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب۔۔۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! پریس والوں کو منانے کے لئے (ق) لیگ کا نمائندہ بھی کمیٹی میں ہونا چاہیئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ چلی جائیں۔ ویسے میں نے چودھری ظہیر صاحب سے ہی پوچھا تھا۔ آمنہ الفت صاحبہ! آپ بھی کمیٹی کے ساتھ چلی جائیں۔ چودھری ظہیر الدین صاحب نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے توہینِ رسالت پر مبنی فلم کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے توہینِ رسالت پر مبنی فلم کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے توہینِ رسالت پر مبنی فلم کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

چونکہ اس کی کسی نے مخالفت نہیں کی اس لئے یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے توہینِ رسالت پر مبنی فلم کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: اب محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

متنازعہ فلم Innocence of Muslims میں نبی اکرم ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کی شدید مذمت اور ذمہ داران کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ

چودھری ظہیر الدین خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان متنازعہ فلم "Innocence of Muslims" میں نبی اکرم ﷺ کی شانِ اقدس میں کی گئی گستاخی کی شدید مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ اس کے ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کی جائے۔ مہذب دنیا کے تمام ممالک دنیا بھر میں بین المذاہب ہم آہنگی کے داعی ہیں جبکہ اس دعویٰ کے برعکس انہی ممالک میں اخبارات اور میڈیا کے لوگ نبی آخر الزماں ﷺ کی (نعوذ باللہ) تسلسل کے ساتھ توہین کر کے امت مسلمہ کے جذبات بھڑکانے کی سازشیں کر رہے ہیں۔ توہین آمیز فلم کی ریلیز اور اس سے قبل اسی قسم کے خاکوں کی اشاعت کے پے در پے واقعات پر پوری دنیا کے مسلمانوں میں سخت غم و غصہ اور بے چینی پائی جاتی ہے لہذا دنیا میں امن کے قیام کے لئے مسلمانوں کی دل آزاری کا یہ مذموم سلسلہ فی الفور بند ہونا چاہئے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ اقوام متحدہ سے مطالبہ کرے کہ مستقبل میں اس قسم کے واقعات کی روک تھام کے لئے مؤثر اقدامات کئے جائیں تاکہ آئندہ کوئی اس طرح کے مکروہ جرم کی جسارت نہ کر سکے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان متنازعہ فلم "Innocence of Muslims" میں نبی اکرم ﷺ کی شانِ اقدس میں کی گئی گستاخی کی شدید مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ اس کے ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کی جائے۔ مہذب دنیا کے تمام ممالک دنیا بھر میں بین المذاہب ہم آہنگی کے داعی ہیں جبکہ اس دعویٰ کے برعکس انہی ممالک میں اخبارات اور میڈیا کے لوگ نبی آخر الزماں ﷺ

کی (نعوذ باللہ) تسلسل کے ساتھ توہین کر کے امت مسلمہ کے جذبات بھڑکانے کی سازشیں کر رہے ہیں۔ توہین آمیز فلم کی ریلیز اور اس سے قبل اسی قسم کے خاکوں کی اشاعت کے پے در پے واقعات پر پوری دنیا کے مسلمانوں میں سخت غم وغصہ اور بے چینی پائی جاتی ہے لہذا دنیا میں امن کے قیام کے لئے مسلمانوں کی دل آزاری کا یہ مذموم سلسلہ فی الفور بند ہونا چاہیئے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ اقوام متحدہ سے مطالبہ کرے کہ مستقبل میں اس قسم کے واقعات کی روک تھام کے لئے مؤثر اقدامات کئے جائیں تاکہ آئندہ کوئی اس طرح کے مکروہ جرم کی جسارت نہ کر سکے۔"

چونکہ اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی اس لئے یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان متنازعہ فلم "Innocence of Muslims" میں نبی اکرم ﷺ کی شانِ اقدس میں کی گئی گستاخی کی شدید مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ اس کے ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کی جائے۔ مہذب دنیا کے تمام ممالک دنیا بھر میں بین المذاہب ہم آہنگی کے داعی ہیں جبکہ اس دعویٰ کے برعکس انہی ممالک میں اخبارات اور میڈیا کے لوگ نبی آخر الزماں ﷺ کی (نعوذ باللہ) تسلسل کے ساتھ توہین کر کے امت مسلمہ کے جذبات بھڑکانے کی سازشیں کر رہے ہیں۔ توہین آمیز فلم کی ریلیز اور اس سے قبل اسی قسم کے خاکوں کی اشاعت کے پے در پے واقعات پر پوری دنیا کے مسلمانوں میں سخت غم وغصہ اور بے چینی پائی جاتی ہے لہذا دنیا میں امن کے قیام کے لئے مسلمانوں کی دل آزاری کا یہ مذموم سلسلہ فی الفور بند ہونا چاہیئے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ اقوام متحدہ سے مطالبہ کرے کہ مستقبل میں اس قسم کے واقعات کی روک تھام کے لئے مؤثر اقدامات کئے جائیں تاکہ آئندہ کوئی اس طرح کے مکروہ جرم کی جسارت نہ کر سکے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: اب رانا ثناء اللہ خان صاحب وزیر قانون پنجاب نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے کراچی

اور لاہور میں آتشزدگی کے واقعات کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے کراچی اور لاہور میں آتشزدگی کے واقعات کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے کراچی اور لاہور میں آتشزدگی کے واقعات کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے کراچی اور لاہور میں آتشزدگی کے واقعات کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

کراچی اور لاہور میں آتشزدگی کے ہولناک واقعات میں ہونے والے جانی و مالی نقصان پر گہرے رنج و غم کا اظہار

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان منگل 11۔ ستمبر 2012 کو کراچی اور لاہور کی دو فیکٹریوں میں آتشزدگی کے ہولناک واقعات کے نتیجہ میں ہونے

والے جانی نقصان پر اپنے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے اور ان واقعات کو انسانی المیہ اور قومی سانحہ قرار دیتا ہے۔ ان دونوں واقعات میں تین سو سے زائد افراد لقمہ اجل بن گئے اور چالیس کے قریب افراد زخمی بھی ہوئے۔ وفات پانے والوں اور زخمیوں میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں۔ کراچی اور لاہور کے ان سانحات میں ہونے والی ہلاکتوں پر ہر آنکھ اشکبار ہے اور پورا ملک سوگ کی کیفیت میں ہے۔ یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔"(آمین)

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان منگل 11۔ ستمبر 2012 کو کراچی اور لاہور کی دو فیکٹریوں میں آتشزدگی کے ہولناک واقعات کے نتیجہ میں ہونے والے جانی نقصان پر اپنے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے اور ان واقعات کو انسانی المیہ اور قومی سانحہ قرار دیتا ہے۔ ان دونوں واقعات میں تین سو سے زائد افراد لقمہ اجل بن گئے اور چالیس کے قریب افراد زخمی بھی ہوئے۔ وفات پانے والوں اور زخمیوں میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں۔ کراچی اور لاہور کے ان سانحات میں ہونے والی ہلاکتوں پر ہر آنکھ اشکبار ہے اور پورا ملک سوگ کی کیفیت میں ہے۔ یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔"(آمین)

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی اس لئے سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان منگل 11۔ ستمبر 2012 کو کراچی اور لاہور کی دو فیکٹریوں میں آتشزدگی کے ہولناک واقعات کے نتیجہ میں ہونے والے جانی نقصان پر اپنے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے اور ان واقعات کو انسانی المیہ اور قومی سانحہ قرار دیتا ہے۔ ان دونوں واقعات میں تین سو سے زائد افراد لقمہ اجل بن گئے اور چالیس کے قریب افراد زخمی بھی ہوئے۔

وفات پانے والوں اور زخمیوں میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں۔ کراچی
اور لاہور کے ان سانحات میں ہونے والی ہلاکتوں پر ہر آنکھ اشکبار ہے اور
پورا ملک سوگ کی کیفیت میں ہے۔ یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ
مرحومین کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو یہ
صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔"(آمین)

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

چودھری ظہیر الدین خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری ظہیر الدین خان: شکریہ۔ ہمارے میڈیا کے ساتھی ابھی تک باہر ہیں اور ان کے پریس گیلری میں موجود نہ ہونے سے ایوان کی کارروائی عوام کے سامنے نہیں آسکے گی اس لئے میرا خیال ہے کہ انہیں منانے کے لئے کسی اور کو بھی بھیجا جائے وگرنہ ہم انہیں جا کر بلالاتے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ ہم اس وقت تک ٹوکن واک آؤٹ کریں اور کارروائی کو رُوک دیا جائے۔ صحافیوں کے جو بھی مطالبات ہیں وہ سنے جائیں اور جب تک صحافی اندر نہیں آئیں گے ہم ان کے ساتھ یکجہتی کے لئے ٹوکن واک آؤٹ کے لئے ایوان سے باہر جا رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر مسلم لیگ (ق) کے معزز ممبران اسمبلی چودھری ظہیر الدین خان
کی سربراہی میں ایوان سے باہر چلے گئے)

محترمہ ساجدہ میر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ ساجدہ میر: شکریہ۔ جناب سپیکر! صحافیوں کے مسائل کے حوالے سے لاء منسٹر صاحب کی سربراہی میں ایک کمیٹی بن چکی تھی لیکن اس کا نتیجہ کچھ نہیں نکلا۔ صحافیوں کی کالونی کا جائز مسئلہ ہے کیونکہ وہاں پر ترقیاتی کام رُکا ہوا ہے جس پر انہوں نے واک آؤٹ کیا ہے۔ آپ اس کے لئے کوئی کمیٹی بنا دیں اور ہم ان سے بات کر کے ان کے مسئلے کو حل کریں تاکہ وہ وہاں پر اپنے گھر بنا سکیں ورنہ ہمارا بھی ٹوکن واک آؤٹ ہے۔

(اس مرحلہ پر پاکستان پیپلز پارٹی کے معزز ممبران اسمبلی بھی ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

سوالات

(محکمہ داخلہ)

(کوئی سوال پیش نہ ہوا)

جناب قائم مقام سپیکر: اس حوالے سے کمیٹی کو پہلے ہی بھیج دیا گیا ہے اور اپوزیشن نے بھی ٹوکن واک آؤٹ کیا ہے اس لئے اب وہی کمیٹی ان ممبران کے ساتھ بات کرے گی۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ داخلہ سے متعلق سوالات کئے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ سب سے پہلا سوال محترمہ آمنہ الفت صاحبہ کا 3929 ہے۔ محترمہ تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔۔۔

(اس مرحلہ پر صحافیوں کے ساتھ مذاکرات کے لئے معزز ممبران اسمبلی
پر مشتمل کمیٹی ایوان میں واپس آ گئی)

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! آپ کے حکم کے تحت ہم صحافی بھائیوں سے بات کرنے کے لئے گئے تھے تو انہوں نے دو چیزیں بڑی واضح کی ہیں جن میں پہلی یہ ہے کہ 1400 صحافی ہیں جن کی لاہور میں صحافی کالونی ہے جس کی ڈویلپمنٹ کا وعدہ ان کے بقول وزیر اعلیٰ صاحب نے کیا تھا کہ پیسے جاری ہو گئے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ ڈویلپمنٹ فوری شروع کی جائے اور وہاں کے دیگر مسائل کو حل کیا جائے اور اس سلسلے میں ان کا یہ بھی مطالبہ ہے کہ وہ اب اس کے لئے کسی کمیٹی سے بات نہیں کریں گے بلکہ وزیر اعلیٰ صاحب یہاں بلالیں یا کسی دوسرے دفتر میں بلالیں۔ وزیر اعلیٰ صاحب جہاں بھی بلائیں گے وہ وہاں پر جائیں گے اور بیٹھ کر اپنا مسئلہ حل کرانا چاہتے ہیں۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: ندیم صاحب! آپ سے لوگ کم ہی بات کرتے ہیں اس کی وجہ کیا ہے؟ (قہقہہ) لاء منسٹر صاحب آپ کیا کہیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ہمارے معزز صحافی بھائی شاید گیلری کے باہر میری بات سن رہے ہوں انہوں نے ندیم کامران صاحب کے سامنے جو مطالبہ پیش کیا ہے تو میں آپ کی وساطت سے اور براہ راست بھی انہیں یہ یقین دلاتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب

میاں محمد شہباز شریف صاحب سے وہ ان کی ملاقات arrange کر دیں گے۔ آپ بھی اس سلسلے میں تحرک کریں اور میں بھی request کروں گا لیکن اب یہ فوری طور پر تو ممکن نہیں ہے کہ ابھی ممکن ہو سکے کیونکہ ان کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اور صحافی بھائیوں اور پریس گیلری کے عہدیداران کو بھی within 2/3 days میں بھی request کر دوں گا اور آپ بھی اس بارے میں تحرک کریں گے اور انشاء اللہ ان کی ملاقات وزیر اعلیٰ پنجاب سے ہو جائے گی جہاں پر بیٹھ کر وہ اپنے مسائل کو discuss کریں تو انشاء اللہ تعالیٰ ان کا مؤثر اور مثبت حل نکل آئے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: جس طرح بتایا گیا ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب کی طبیعت بھی خراب ہے تو اگلے ہفتے کا کوئی time ہوگا تو کمیٹی House کے جو sentiments ہیں وہ بتائے کہ لاء منسٹر صاحب نے on the floor of the House assurance دی ہے کہ وہ آپ کی میٹنگ اگلے ہفتے رکھوا دیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! within 3 days کر لیں۔

راجہ شوکت عزیز بھٹی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

(اس مرحلہ پر وزیر زکوٰۃ و عشر ملک ندیم کامران، پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹورازم رانا محمد ارشد اور چودھری اللہ رکھا ایم پی اے صحافیوں کو منانے کے لئے ایوان سے باہر گئے)

راجہ شوکت عزیز بھٹی: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ اپوزیشن لیڈر نے جو قرارداد پیش کی کیونکہ یہ متفقہ قرارداد ہے تو اس میں اگر مہربانی فرما کر یہ ترمیم کر لیں کہ کوئی آدمی کسی جگہ incident کر دیتا ہے، کوئی بم دھماکا ہوتا ہے یا کہیں کوئی امریکی فوجی مارا جاتا ہے تو اسے امریکی کانگریس اور اقوام متحدہ میں دہشت گرد قرار دے دیا جاتا ہے لیکن لاکھوں اور کروڑوں مسلمانوں کے احساسات اور جذبات کے ساتھ کھیلنے والوں کے لئے بھی حکومت پاکستان کو امریکی حکام اور اقوام متحدہ سے مطالبہ کرنا چاہئے کہ اسے بھی دہشت گرد ی قرار دیا جائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب عبدالوحید چودھری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب عبدالوحید چودھری: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ حضور پاکؐ سے محبت ہمارا اخلاقی نہیں بلکہ یہ ایمان کا حصہ ہے اور اللہ کے نبی پاک نے فرمایا کہ:

"لَایُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبُّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجمَعِیْن"

"تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والد، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔"

جناب سپیکر! ایک قرارداد پاس کر دینا کافی نہیں ہے بلکہ میری گزارش یہ ہے کہ ہماری بہن عافیہ صدیقی جو بغیر کسی جرم کے وہاں قید ہوئی ہے اور کیا ہمارے ضمیر اور ایمان اتنے مردہ اور سو چکے ہیں؟ کیا ہمارے لئے اللہ کے بعد سب سے بڑی ہستی جن کے لئے یہ ساری کائنات بنائی گئی ہے اور جن کے لئے یہ سارا نظام بنایا گیا تو آج ان کی شان میں کوئی گستاخی کرے جو ہمارے دین اور ایمان کا لازمی حصہ ہے اور جس کی سزا قتل ہے۔ آج ہمارے ایمان، آج ہمارے حکمران اور آج ہمارے تمام ادارے اتنے بے حس ہو چکے ہیں کہ آج ہم مؤثر طریقے سے آواز بھی نہیں اٹھا سکتے۔ میں آپ کے توسط سے اپنے پاکستان کے حکمرانوں سے گزارش کروں گا اور اقوام متحدہ میں بیٹھے ہوئے اپنے نمائندے، امریکہ اور یورپ میں بیٹھے ہوئے اپنے سفیروں سے بھی گزارش کروں گا کہ یہ ہمارے ایمان کا سب سے قیمتی اور سب سے بڑا جز ہے۔ خدا کے لئے وہاں آواز اٹھائیں۔ اس وقت پوری امہ مسلمہ شدید کرب اور پریشانی کے عالم میں ہے۔ الحمدللہ اسلام سلامتی کا دین ہے۔ ہم نہیں چاہتے لیکن خدارا اتنی مؤثر آواز ضرور اٹھنی چاہئے جس سے ہمارے ایمان کی پختگی کا پتا چلے اور ایوان امریکہ میں بھی کم از کم ہماری غیرت کا ثبوت ہونا چاہئے کہ ہم مسلمان ہیں اور ابھی ہم میں کچھ غیرت باقی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال محترمہ نگہت ناصر شیخ کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال انجینئر قمرالاسلام راجہ صاحب کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی انجینئر قمرالاسلام راجہ صاحب کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد نوید انجم صاحب کا ہے۔

وقفہ سوالات میں کوئی بھی سوال پیش نہ ہوا اس لئے

تمام نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے)

قیدیوں کو جیل سے عدالت لانے کے لئے ائر کنڈیشنڈ گاڑیوں کی فراہمی

*3929: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) قیدیوں کو جیل سے عدالت میں جن گاڑیوں میں لایا جاتا ہے، ان میں کتنے قیدیوں کے بیٹھنے کی گنجائش ہوتی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان گاڑیوں میں قیدیوں کو گنجائش سے زیادہ تعداد میں ٹھونسا جاتا ہے اور ventilation کی جگہ بھی بہت تنگ ہوتی ہے جس کی وجہ سے قیدیوں کو سانس لینے میں سخت دشواری ہوتی ہے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت قیدیوں کی سہولت کے لئے مذکورہ گاڑیوں کو ائر کنڈیشنڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) قیدیوں کو جیل سے عدالت لانے کے لئے مختلف قسم کی گاڑیاں استعمال کی جاتی ہیں جس میں بڑی گاڑی میں 40 قیدیوں کی گنجائش ہوتی ہے اور میڈیم سائز گاڑیوں میں 25 قیدیوں کی گنجائش ہوتی ہے۔

(ب) چونکہ قیدیوں کی تعداد گاڑیوں کے مقابلے میں زیادہ ہوتی ہے اس لئے بعض اوقات گنجائش سے زیادہ قیدی گاڑیوں میں سوار کر دیئے جاتے ہیں۔

(ج) ان گاڑیوں کی فیبریکیشن لوکل طور پر ہوتی ہے لہذا موجودہ گاڑیوں میں فیبریکیشن کے مطابق ائر کنڈیشنز نہ لگ سکتے ہیں۔البتہ اگر جیل وین امپورٹ کی جائیں تو ایسا ممکن ہے۔تاہم ایسی کوئی بھی تجویز زیر غور نہیں ہے۔

سال 2009، تھانہ گڑھی شاہو لاہور میں مقدمات کی تفصیلات

*4468: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ گڑھی شاہو لاہور میں سال 2009 میں کتنے مقدمات ڈکیتی، چوری، راہزنی، اغواء اور قتل کے درج ہوئے؟

(ب) تھانہ گڑھی شاہو لاہور میں ایس ایچ او کی عرصہ تعیناتی سال 09-2008 بتائی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تھانہ گڑہی شاہو میں سال 2009 کے دوران قتل و ڈکیتی کا کوئی مقدمہ درج نہ ہوا جبکہ اغواء کے 8 مقدمات درج رجسٹر ہوئے جو تمام خارج ہو چکے ہیں اور چوری کے 36 مقدمات درج رجسٹر ہوئے ان میں 2 نامکمل چالان، 5 عدم پتا، 8 زیر تفتیش، 7 خارج اور 14 مقدمات چالان مرتب کئے گئے ہیں جبکہ راہزنی کے 15 مقدمات درج رجسٹر ہوئے ان میں چھ عدم پتا، دو زیر تفتیش اور سات مقدمات کے ملزمان کو حسب گرفتار کر کے چالان عدالت کیا گیا ہے۔

(ب) تھانہ گڑھی شاہو میں سال 09-2008 کے دوران دس SHOs کی عرصہ تعیناتی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

راولپنڈی، نیشنل بنک برانچ کے باہر بم دھماکے کے شہیدوں کو رقم کی ادائیگی کی تفصیلات

*5245: انجینئر قمر الاسلام راجہ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا یہ درست ہے کہ جی ایچ کیو راولپنڈی کے نزدیک نیشنل بنک برانچ کے باہر نومبر 2009 میں ہونے والے بم دھماکے میں شہید اور زخمی ہونے والے افراد کو ڈیڑھ ماہ گزرنے کے باوجود ابھی تک اعلان شدہ رقم کی ادائیگی نہیں کی گئی، اس غیر ضروری تاخیر کی وجوہات نیز یہ ادائیگی کب تک ہو جائے گی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

حکومت پنجاب ہوم ڈیپارٹمنٹ نے بذریعہ مراسلہ نمبری SO (IS-II)3-38/2009 مورخہ 4۔ اگست 2010 کے تحت کل رقم مبلغ -/1,72,75,000 نیشنل بنک برانچ کے باہر شالامار پلازہ، راولپنڈی میں ہونے والے بم دھماکے کے شہدا اور زخمیوں کے لئے مالی امداد کے طور پر بھجوائی۔ 21 شہدا کے ورثاء اور 15 زخمیوں کو ادائیگی ہو چکی ہے جبکہ 8 شہدا

کے ورثاء اور 25 زخمیوں کے مکمل کوائف / موجودہ ایڈریس نہ ہونے کی وجہ سے ان کو ادائیگی نہیں ہو سکی جس کے لئے ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر راولپنڈی کو بذریعہ مراسلہ نمبری 2642/GHC مورخہ 03-08-2010 تحریر کیا جا چکا ہے اور یاددہانی بھی کرا دی گئی ہے۔ مکمل کوائف موصول ہونے پر بقیہ شہداء کے ورثاء اور زخمیوں کو ادائیگی فوری طور پر کر دی جائے گی۔

ضلع راولپنڈی، ریسکیو 1122 سروس کے بارے میں تفصیلات

*5671: انجینئر قمر الاسلام راجہ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ریسکیو 1122 پنجاب ایمرجنسی سروس کو سال 2009 میں صرف ضلع راولپنڈی میں 600 کے لگ بھگ آتشزدگی کے واقعات رپورٹ ہوئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان میں سے تقریباً ڈھائی سو واقعات میں آتشزدگی کا باعث بجلی کی تاروں کا شارٹ سرکٹ تھا؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت قیمتی جانوں اور املاک کے تحفظ کے لئے کب تک ایسے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے جن سے شارٹ سرکٹ کے واقعات میں کمی لائی جا سکے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ پنجاب ایمرجنسی سروس ریسکیو 1122 کے ریکارڈ کے مطابق سال 2009 میں راولپنڈی میں 595 آتشزدگی کے واقعات رپورٹ ہوئے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ آتشزدگی کے ان 244 واقعات کی وجہ شارٹ سرکٹ تھی۔

(ج) حکومت پنجاب، پنجاب ایمرجنسی سروس کے توسط سے پہلے ہی ایسے اقدامات اٹھا رہی ہے جن سے آتشزدگی کے واقعات میں کمی لائی جا سکے۔ حکومت نے جہاں پنجاب ایمرجنسی سروس، ریسکیو 1122 کو تمام اضلاع میں قائم کر کے احسن قدم اٹھایا وہیں ضلعی ایمرجنسی افسران اپنے اپنے اضلاع میں ضلعی ایمرجنسی بورڈ میٹنگز کے ذریعے نہ صرف حادثات و واقعات کی روک تھام کے لئے عملی اقدامات اٹھاتے ہیں بلکہ بلند و بالا عمارات میں بلڈنگ سیفٹی گائیڈ لائنز جو کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ نے جاری کی ہیں ان کو متعلقہ اداروں کے

ذریعے لاگو کروانے کے حتی المقدور کوشش کرتے ہیں جن کے ذریعے آتشزدگی کے بڑھتے ہوئے واقعات کو قابو میں لایا جاسکے۔آتشزدگی کے بڑھتے ہوئے واقعات کی روک تھام کے لئے عمارات کی تعمیر میں مندرجہ ذیل گائیڈ لائنز کو follow کیا جانا چاہئے:۔

1. ہاہیڈرنٹ سسٹم(Hydrant System)
2. سموک فائر الارم سسٹم(Smoke/ Fire Alarm System)
3. آگ اور دھوئیں کی نشاندہی کرنے والے آلات(Fire Alarm and Smoke Detector)
4. فائر ہوز کیبنٹ(Fire Hose Cabnit)
5. آگ بجھانے والے سلنڈر(Fire Extinguisher)
6. سپر نکلر سسٹم(Sprinkler System)

اس کے علاوہ سب سے اہم وجہ مارکیٹ میں دستیاب ناقص اور غیر معیاری بجلی کی تار ہے جو کہ سستی ہونے کی وجہ سے گھروں اور کمرشل عمارات کی وائرنگ میں استعمال کی جاتی ہے۔ یہ تاریں بجلی کی ترسیل کے دوران گرم ہو جاتی ہیں جس کی وجہ سے آگ لگ جاتی ہے۔اگر حکومت اس قسم کے گھٹیا تاروں کے استعمال کو روکنے کے لئے ان کو متعلقہ محکمہ جات سے ریگولیٹ کر کے فائر رزسٹینٹ کیبلز کو لازمی قرار دے دے تو کافی حد تک آتشزدگی کے واقعات رونما ہونے سے بچائے جاسکتے ہیں۔

اس کے علاوہ یہاں یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ پنجاب ایمرجنسی سروس نے پنجاب فائر پریوینشن اینڈ سیفٹی ایکٹ 2010 ڈرافٹ کیا ہے جو کہ پنجاب ایمرجنسی کونسل نے اپنی تیسری میٹنگ مورخہ 06-01-2010 میں متفقہ طور پر منظور کیا تھا کو وزارت قانون سے vet ہونے کے بعد جلد ہی پنجاب اسمبلی سے پاس ہونے کے لئے پیش کر دیا جائے گا۔

پنجاب ایمرجنسی سروس نے اب تک 15 ہزار سے زائد آتشزدگی کے واقعات میں جدید اور پیشہ وارانہ فائر فائٹنگ کی بدولت نہ صرف قیمتی جانوں کے ضیاع کو بچایا بلکہ 32۔ ارب روپے سے زائد قیمتی املاک کے نقصان کو بھی بچایا ہے۔

ان سب مندرجہ بالا اقدامات سے امید کی جاتی ہے کہ آتشزدگی کے واقعات میں واضح کمی آئے گی۔

لاہور شہر کے تھانوں کی پرانی عمارات کو گرانے کا معاملہ

*5867: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے لاہور شہر کے چھ تھانوں کی پرانی عمارات کو گرانے کا ٹھیکہ دیا ہے اگر ہاں تو یہ کس کس پارٹی کو ٹھیکہ دیا گیا ہے، اس کا تخمینہ کتنا ہے؟

(ب) ان عمارات کے گرانے کا جو ملبہ وغیرہ ہے اس کو ٹھیکیدار فروخت کرے گا یا حکومت خود کرے گی؟

(ج) ان عمارات کے گرانے کے لئے کس کس اخبار میں ٹینڈر دیا گیا؟

(د) ان کے گرانے کا کام کن کن افسران نے الاٹ کیا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ تھانہ جات

(1) مستی گیٹ (2) گارڈن ٹاؤن (3) راوی روڈ

(4) ٹاؤن شپ (5) نصیر آباد

(6) گڑھی شاہو کی عمارات کا ملبہ وقار اینڈ کمپنی کو -/29,50,000 روپے میں فروخت کیا گیا ہے جس کا سرکاری تخمینہ -/7,28,600 روپے تھا۔

(ب) ان عمارات کا ملبہ فروخت کیا گیا تھا اور عمارات کو گرانے کی ذمہ داری ٹھیکیدار کی تھی۔

(ج) مورخہ 10-01-03 کو روزنامہ "ایکسپریس" اور روزنامہ "نوائے وقت" میں اشتہار برائے نیلام دیا گیا تھا۔

(د) محکمہ کی جانب سے درج ذیل افسران پر مشتمل نیلام کمیٹی نے بولی میں یہ کام الاٹ کیا تھا۔

(1) ایس پی ہیڈ کوارٹر لاہور (2) ڈپٹی ایس پی ڈویلپمنٹ

(3) ڈی ایس پی لائن قلعہ گجر سنگھ

لاہور۔ پی پی۔144 میں ریسکیو 1122 کے سنٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5981: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) لاہور کے حلقہ پی پی۔144 میں ریسکیو 1122 کے کل کتنے ایمر جنسی سروس سنٹر ہیں، ان سنٹرز میں کل کتنی ایمر جنسی گاڑیاں ہیں، نیز یہ سنٹرز کہاں کہاں پر واقع ہیں؟

(ب) پی پی-144 میں ماہ جنوری 2010 میں ریسکیو 1122 نے کتنے افراد کو ریلیف پہنچایا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور کے حلقہ پی پی-144 میں ریسکیو 1122 کا ایک ایمرجنسی ریسکیو سنٹر ہے جہاں دو ایمبولینسز ہیں۔ یہ سنٹر سنگھ پورہ سٹاف، جی ٹی روڈ، باغبانپورہ پر واقع ہے۔

(ب) پی پی-144 میں ماہ جنوری 2010 میں ریسکیو 1122 نے 160 افراد کو ریلیف پہنچایا۔

لاہور- چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے اداروں کی تفصیلات

*6527: میاں نصیر احمد: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے لاہور میں کتنے ادارے کام کر رہے ہیں؟

(ب) مذکورہ بیورو کے ان اداروں میں اس ادارے کے قیام سے آج تک کتنے بچے اس ادارے میں آئے اور کتنے بچوں کو واپس ان کے والدین یا لواحقین تک پہنچایا جا چکا ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(ج) لاہور میں موجود مذکورہ اداروں میں کل کتنا عملہ موجود ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور میں ایک ادارہ کام کر رہا ہے۔

(ب) لاہور میں اس ادارے کے قیام سے آج تک (2010-10-18) 8224 بچے ادارے میں آئے اور ان میں سے 7938 بچوں کو ان کے لواحقین تک پہنچایا جا چکا ہے۔

(ج) لاہور میں موجود مذکورہ ادارے میں:-

کل 232 اسامیاں ہیں۔

جن میں 191 اسامیوں پر عملہ کام کر رہا ہے۔

41 اسامیاں خالی پڑی ہیں جن میں 19 اسامیاں گریڈ 16 اور 17 کی ہیں جس کی بھرتی کا اشتہار پنجاب پبلک سروس کمیشن نے 2010-09-19 کو اخبار میں دیا جس کے مطابق درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ 2010-10-25 تھی جبکہ 22 اسامیاں گریڈ 6 سے 15 کی ہیں جو گورنمنٹ کی بھرتی پر پابندی کی وجہ سے خالی ہیں۔

تھانہ باغبانپورہ لاہور- جواء کروانے اور کھیلنے کے درج مقدمات

*6565: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جون 2009 سے آج تک تھانہ باغبانپورہ لاہور میں جواء کروانے اور جواء کھیلنے کے کتنے مقدمات درج ہوئے، ان مقدمات کے نمبر بتائیں؟

(ب) ہر مقدمہ میں جواء پر لگی ہوئی کتنی رقم پکڑی گئی اور ہر مقدمہ میں کتنے ملزمان گرفتار ہوئے؟

(ج) ان میں سے کتنے مقدمات چالان ہوئے اور کتنے مقدمات ابتدائی تفتیش کے بعد غلط ہونے کی بناء پر خارج کر دیئے گئے؟

(د) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ اس تھانہ کا ایس ایچ او اور دیگر عملہ جواء کرواتا ہے جن کے خلاف کافی شکایات بھی محکمہ کو وصول ہوئی ہیں مگر ان کے خلاف کوئی ایکشن نہیں ہوا؟

(ہ) کیا حکومت جواء کروانے میں ملوث ان ملازمین کو یہاں سے ٹرانسفر کرنے اور ان کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کو تیار ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یکم جون 2009 سے آج تک تھانہ باغبانپورہ میں جواء کھیلنے کے متعلق کل 32 مقدمات درج رجسٹر ہوئے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ہر مقدمہ میں جواء پر لگی ہوئی رقم اور جتنے ملزمان گرفتار ہوئے ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تمام مقدمات چالان عدالت کئے جا چکے ہیں کوئی مقدمہ غلط ہونے کی بناء پر خارج نہ ہوا ہے۔

(د) جہاں تک ایس ایچ او باغبانپورہ اور مقامی پولیس کا تعلق ہے ان کے بارے میں کوئی ایسی شکایت موصول نہ ہوئی ہے اگر مقامی پولیس کا کوئی ملازم ایسی سرگرمی میں ملوث پایا گیا تو اس کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(ہ) اگر مقامی پولیس کا کوئی ملازم ایسی سرگرمی میں ملوث پایا گیا تو اس کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

لاہور۔ سکیورٹی کی لائٹس، فائرنگ رینج و دیگر کا ٹھیکہ دینے کی تفصیلات

*6745: جناب علی حیدر نور خان نیازی: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 09۔2008 اور 10۔2009 کے دوران ایلیٹ پولیس ٹریننگ سنٹر بیدیاں روڈ لاہور میں سکیورٹی کی لائٹس ٹریک ٹیکٹکس ایریا، کیمرہ فائرنگ رینج، کنٹرول روم و دیگر کا ٹھیکہ کس کو دیا گیا ہے؟

(ب) مذکورہ ٹھیکہ جات دینے کے لئے ٹینڈر نوٹس کس کس اخبار میں دیئے گئے، ان کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھیں؟

(ج) مذکورہ سنٹر کے لئے جو اشیاء خریدی گئیں ان کی کتنے کتنے عرصہ کی گارنٹی لی گئی ہے؟

(د) مذکورہ تمام ٹھیکہ جات دینے اور اشیاء خریدنے کی اتھارٹی کون ہے اور کیا یہ اتھارٹی محکمہ ہوم نے دی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران بمطابق ریکارڈ درج ذیل کمپنیز کو ٹھیکے دیئے گئے:-

1- سکیورٹی لائٹس	City Builders & Indus Establishment Rs. 60,40,220
2- ٹریک ٹیکٹکس ایریا	Indus Establishment Rs.48,50,000
3- سکیورٹی کیمرہ	M/S Trade Vision Rs. 49,83,800
4- فائرنگ رینج	City Builders & Indus Establishment Rs.32,26,000
5- کنٹرول روم	Indus Establishment Rs. 4,77,245

(ب) اس وقت کے کمانڈنٹ صاحب کو گورنمنٹ آف پنجاب فنانس ڈیپارٹمنٹ کے آرڈر نمبر I-F-15243 مورخہ 23-07-2009 کے تحت (پراجیکٹ ڈائریکٹر) کی powers ملیں اور rules میں relaxation دی ہوئی ہے جس کی وجہ سے سابق کمانڈنٹ صاحب نے اخبارات میں مذکورہ بالا اشیائ خریدنے کا کوئی ٹینڈر نہ دیا۔ (کاپی F/A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ایلیٹ پولیس ٹریننگ سکول بیدیاں روڈ لاہور میں سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران جو اشیاء خریدی گئی ہیں دفتری ریکارڈ کے مطابق کسی شئے کی گارنٹی موجود نہ ہے۔ Terms & Conditions کنٹریکٹ میں موجود نہیں ہیں۔

(د) گورنمنٹ آف پنجاب (فنانس ڈیپارٹمنٹ) نے بحکم آرڈر نمبرI-F-15243 مورخہ 23-07-2009 کے تحت کمانڈنٹ ایلیٹ پولیس ٹریننگ سکول اتھارٹی ہے۔کاپی (F/A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

کمانڈنٹ ایلیٹ فورس لاہور کی سروس کی تفصیلات

*6746:جناب علی حیدر نور خان نیازی:کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کمانڈنٹ،ایلیٹ فورس بیدیاں روڈ لاہور کب اور کتنے عرصہ کے لئے ڈیپوٹیشن پر آئے اور ان کی ٹرم اینڈ کنڈیشنز میں کیا کیا فرائض منصبی شامل ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ آفیسر ادارے میں پولیس ملازمین کو صرف ٹریننگ کروانے کے لئے آئے تھے لیکن انھوں نے آج تک ٹریننگ نہیں کروائی اگر کروائی ہے تو اس کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایلیٹ پولیس ٹریننگ سنٹر کے لئے وزیر اعلیٰ کے خصوصی فنڈز سے پانچ کروڑ روپے دیئے گئے وہ اس وقت کس کے اکاؤنٹ میں جمع ہیں؟

(د) مذکورہ فنڈز سے آج تک سنٹر کے لئے کیا کیا اشیاء خریدی گئیں،ان کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) کرنل محمد اکرام الحق تمغہ بسالت ٹریننگ سکول بیدیاں روڈ لاہور میں گورنمنٹ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر SO(S-II)2-2/2008 مورخہ 19۔نومبر 2008 کو مورخہ 16۔جولائی 2007 سے 19۔جولائی 2011 تک عرصہ 3سال سے تعینات ہوئے۔ٹرم اینڈ کنڈیشنز (F/A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) کرنل محمد اکرام الحق تمغہ بسالت ایلیٹ پولیس ٹریننگ سکول بیدیاں روڈ لاہور میں بطور کمانڈنٹ تعینات ہیں جو ایلیٹ پولیس ٹریننگ سکول کے تمام معاملات بشمول ٹریننگ، ایڈمنسٹریشن، تمام اضلاع کی ایلیٹ پولیس فورس کی مانیٹرنگ کو بطریق احسن چلا رہے ہیں۔ماہ جولائی 2008 جب سے کرنل محمد اکرام الحق تمغہ بسالت کمانڈنٹ ایلیٹ پولیس ٹریننگ سکول

تعینات ہوئے ہیں۔ آفیسر و سٹاف کی معاونت اور رہنمائی کی۔ ٹریننگ کورسز کی تفصیل (F/B)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) رقم پانچ کروڑ بذریعہ سپیشل ڈرائنگ اکاؤنٹ(SDA) نمبر 157 بنام کمانڈنٹ ایلیٹ پولیس ٹریننگ TOآفس لاہور (خزانہ سرکار) میں ہے۔کاپی نمبری R&C/HM/789 مورخہ 21-10-2009 (کاپی(F/C)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(د) ایلیٹ پولیس ٹریننگ سکول میں جو جو اشیاء خریدی گئیں ان کی تفصیل (F/D)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سرگودھا۔منشیات فروشوں کی تفصیلات

*6785: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) موجودہ DPO سرگودھا کی تعیناتی کے دوران ضلع ہذا میں کتنے منشیات فروشوں کے خلاف مقدمہ جات درج ہوئے، کتنے گرفتار ہوئے اور کتنے ابھی تک مفرور ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان منشیات فروشوں کو اس ضلع میں تعینات پولیس افسران کی سرپرستی حاصل ہے؟

(ج) کیا حکومت اس سلسلہ میں کسی غیر جانبدار ایجنسی سے انکوائری کروانے اور اس کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس عرصہ کے دوران 299 منشیات فروشوں کے خلاف مقدمات درج ہوئے اور 306 منشیات فروش گرفتار ہوئے جبکہ کسی منشیات فروش کی گرفتاری بقایا نہ ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کسی منشیات فروش کو پولیس افسران کی سرپرستی حاصل ہے۔

(ج) اگر حکومت کسی غیر جانبدار ایجنسی کو برائے انکوائری مقرر کرتی ہے اور ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرتی ہے تو محکمہ پولیس کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

سرگودھا، ڈی پی او کا بجٹ و دیگر تفصیلات

*6786: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) DPO سرگودھا کا سال 09۔2008 اور 10۔2009 کا کل بجٹ کتنا ہے؟

(ب) یہ بجٹ کس کس مد کے لئے فراہم کیا گیا تھا اور اس کے استعمال کی اجازت کون دیتا ہے؟
(ج) ان سالوں کے دوران کتنی رقم DPO کے زیر استعمال سرکاری گاڑیوں کے پٹرول/ڈیزل اور مرمت پر خرچ ہوئی؟
(د) کتنی رقم DPO کو تنخواہوں اور ٹی اے/ڈی اے کی مد میں ادا کی گئی؟
(ہ) کتنی رقم DPO کے ٹیلی فون پر خرچ ہوئی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مالی سال 09-2008 میں ضلع ہذا کا کل بجٹ مبلغ -/68,48,74,949 روپے اور برائے مالی سال 10-2009 کا بجٹ مبلغ -/68,96,87,273 روپے الاٹ ہوا۔
(ب) فہرست سال 09-2008 اور 10-2009 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور استعمال کی اجازت زیر دستخطی دیتا ہے۔
(ج) مالی سال 09-2008 میں ضلع ہذا کی تمام 146 سرکاری گاڑیوں پر پٹرول/ڈیزل کی مد میں مبلغ -/4,73,43,954 روپے خرچ ہوئے اور مالی سال 10-2009 میں پٹرول/ڈیزل پر مبلغ -/4,79,92,408 روپے خرچ ہوا جبکہ مالی سال 09-2008 میں ضلع ہذا کی تمام 146 گاڑیوں کی مرمت پر مبلغ -/37,53,955 روپے اور مالی سال 10-2009 میں گاڑیوں کی مرمت پر مبلغ -/64,05,433 روپے خرچ ہوئی۔
(د) ضلع ہذا کے تمام پولیس افسران و ماتحتان کی تنخواہوں کی مد میں مالی سال 09-2008 میں -/56,65,06,923 روپے خرچ ہوئے۔ اور ٹی اے/ڈی اے کی مد میں مالی سال 09-2008 میں -/4,83,92,000 روپے خرچ ہوا۔
ضلع ہذا کے تمام پولیس افسران و ماتحتان کی تنخواہوں کی مد میں مالی سال 10-2009 میں -/61,36,16,733 روپے خرچ ہوئے اور ٹی اے/ڈی اے کی مد میں مالی سال 10-2009 میں مبلغ -/42,05,000 روپے خرچ ہوئی۔
(ہ) ڈی پی او آفس کے دو عدد ٹیلی فون پر مالی سال 09-2008 میں مبلغ -/2,57,667 روپے خرچ ہوئے اور مالی سال 10-2009 مبلغ -/2,75,840 روپے خرچ ہوئے۔

منڈی بہاؤالدین میں گاڑیوں کی چوری کی تفصیلات

*6814: جناب آصف بشیر بھاگٹ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

منڈی بہاؤالدین میں 2007 سے 2009 تک کتنی گاڑیاں، موٹر سائیکل چوری ہوئیں، کتنی گاڑیاں برآمد کرلی گئیں اور کتنی ابھی تک لاپتا ہیں، تفصیل فراہم کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

ضلع ہذا میں 2007 سے 2009 تک کل 37 گاڑیاں چوری ہوئیں جن میں سے 26 گاڑیاں برآمد ہوئیں جو کہ بذریعہ سپرداری اصل مالکان کے حوالے کی گئیں جبکہ 11 گاڑیاں ابھی تک لاپتا ہیں جن کی برآمدگی کے لئے کوششیں جاری ہیں۔

اسی عرصہ کے دوران ضلع ہذا میں 112 موٹر سائیکل چوری ہوئے جن میں سے 62 موٹر سائیکل برآمد ہوئے جو کہ بذریعہ سپرداری حوالے اصل مالکان کئے گئے جبکہ 50 موٹر سائیکل ابھی تک لاپتا ہیں جن کی برآمدگی کے لئے کوششیں جاری ہیں۔

ضلع منڈی بہاؤالدین میں ڈکیتی کی وارداتوں کی تفصیلات

*6815: جناب آصف بشیر بھاگٹ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں یکم جنوری 2009 سے 30۔ دسمبر 2009 تک ڈکیتی کی کتنی وارداتیں ہوئیں؟

(ب) کتنے اشتہاری مذکورہ عرصہ میں گرفتار ہوئے ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) روز بروز بڑھتی ہوئی ڈکیتیوں کو روکنے اور اشتہاریوں کے خلاف مؤثر کارروائی کے ضمن میں حکومت نے کون سے خصوصی انتظامات اٹھائے ہیں، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں اس عرصہ کے دوران ڈکیتی کی 12 وارداتیں ہوئیں۔

(ب) اس عرصہ کے دوران 685 اشتہاری مجرمان گرفتار کئے گئے ہیں جن کے خلاف متعلقہ عدالتوں میں چالان بھجوائے گئے ہیں۔

(ج) ضلع ہذا میں ڈکیتیوں کی روک تھام کے لئے گشت کے نظام کو مؤثر بنایا گیا ہے اور تھانوں میں SHOs کی تعیناتی میرٹ پر کی گئی ہے اور انہیں اشتہاریوں کی گرفتاری کا خصوصی ٹارگٹ دیا گیا ہے۔ تھانہ کی سطح پر POs کی گرفتاری کے لئے خصوصی ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں۔

فرنٹ سیٹ پر سفر کرنے والے افراد کے لئے سیٹ بیلٹ باندھنے کی تفصیلات

*6995: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موٹر وہیکل آرڈیننس 1965 (آرڈیننس نمبر 19 آف 1965) کے تحت موٹر وہیکل کی فرنٹ سیٹ پر سفر کرنے والے افراد کے لئے سیٹ بیلٹ باندھنا لازمی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا مذکورہ آرڈیننس کے تحت یہ شرط صرف شہری علاقوں کی حدود کے اندر ہے یا صرف بین الاضلاعی سڑکوں پر چلنے والی گاڑیوں پر لاگو ہوتی ہے؟

(ج) مذکورہ آرڈیننس کی خلاف ورزی پر اپریل 2009 سے آج تک لاہور میں کتنے چالان اس جرم پر ہوئے ہیں اور اس سے کتنا جرمانہ وصول کیا گیا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! پراونشل موٹر وہیکل آرڈیننس 2007 کی دفعہ 89(b) کے مطابق notified roads پر وہیکل کی فرنٹ سیٹ پر سفر کرنے والے افراد کے لئے سیٹ بیلٹ باندھنا لازمی ہے۔

(ب) پراونشل موٹر وہیکل آرڈیننس 2007 کے تحت یہ شرط صرف notified roads پر ڈرائیونگ کرنے والوں کے لئے ہے۔

(ج) اس شرط کی خلاف ورزی پر لاہور میں اپریل 2009 سے 24-08-2010 تک کل 167 چالان ہوئے جن کے جرمانہ کی کل مالیت -/33400 روپے بنتی ہے۔

ضلع فیصل آباد۔ پولیس سٹیشنوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6997: چودھری ظہیر الدین خان: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد کے پولیس سٹیشنوں کی تعداد اور ان میں تعینات ایس ایچ اوز کے نام کیا ہیں؟

(ب) مذکورہ ایس ایچ اوز کب سے مذکورہ تھانوں میں تعینات ہیں؟

(ج) مذکورہ تھانوں میں اپریل 2009 سے اب تک کل کتنے کیس رجسٹرڈ ہوئے، ان میں کل کتنے کیسوں کے ملزمان پکڑے گئے اور کتنے کیس ابھی تک زیر التواء وزیر تفتیش ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع فیصل آباد میں تھانوں کی تعداد 37 ہے، تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) فہرست (F/A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ تھانوں میں اپریل 2009 سے لے کر اب تک 47146 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔ ان مقدمات میں 30635 ملزمان پکڑے گئے ہیں جبکہ 12233 مقدمات زیر تفتیش ہیں۔

تحصیل سیالکوٹ، خواتین پر تشدد کے مقدمات و دیگر تفصیلات

*7011: محترمہ شمسہ گوہر: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل سیالکوٹ میں 2009 کے دوران زناء بالجبر اور خواتین پر تشدد کے کتنے مقدمات کس کس تھانہ میں درج ہوئے، ان مقدمات کے نمبرز، تھانہ وار بتائیں؟

(ب) ان مقدمات میں کتنے ملزمان گرفتار ہوئے ہیں؟

(ج) جو ملزمان مفرور ہیں ان کے نام، پتا جات اور مقدمہ نمبر بتائیں، مفرور ملزمان کو کب تک گرفتار کر لیا جائے گا؟

(د) ان مقدمات کے تفتیشی افسران اہلکاران کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں؟

(ہ) مفرور ملزمان کو گرفتار نہ کرنے پر کتنے پولیس ملازمین کے خلاف قانونی محکمانہ کارروائی کی گئی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سال 2009 کے عرصہ کے دوران تحصیل سیالکوٹ میں زناء بالجبر کے 13 مقدمات درج ہوئے اور خواتین پر تشدد کے 10 مقدمات درج ہوئے جن کی تفصیل تھانہ وار (F/A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان مقدمات میں کل 33 ملزمان گرفتار ہوئے۔

(ج) مقدمات متذکرہ میں کوئی ملزم مفرور نہ ہے۔

(د) تفصیل درج مقدمات جز(الف) میں تمام تفتیشی افسران کا نام و عہدہ درج ہے۔(F/A) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ہ) مقدمات متذکرہ میں کوئی ملزم مفرور نہ ہے۔ عدم گرفتاری کی وجہ سے کسی پولیس افسر کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں نہ لائی گئی ہے۔

سیالکوٹ میں تھانوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*7012: محترمہ شمسہ گوہر: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سیالکوٹ شہر میں کل کتنے تھانے ہیں؟

(ب) ان میں کل کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں تھانہ وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) ان تھانوں میں strength سے کتنے ملازمین کم ہیں اور کیوں، ان خالی اسامیوں پُر کب تک تعیناتیاں ہو جائیں گی؟

(د) ان تھانوں میں 2009 کے دوران چوری، ڈکیتی، راہزنی اور اغواء برائے تاوان کے کتنے مقدمات کا اندراج ہوا؟

(ہ) ان مقدمات میں ملوث کتنے ملزمان اب تک گرفتار ہو چکے ہیں اور کتنے کب سے مفرور ہیں ان کو کب تک گرفتار کر لیا جائے گا؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سٹی سرکل سیالکوٹ میں کل 6 تھانے ہیں۔

(ب) تفصیل ملازمان جو کہ تھانہ جات سٹی سرکل سیالکوٹ میں تعینات ہیں تفصیل (اے) پر برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ تفصیل (اے) میں کمی نفری کے کالم میں کراس (+) کا نشان منظور نفری سے زائد تعینات شدہ نفری کو ظاہر کرتا ہے جبکہ منفی (–) کا نشان کمی نفری کی نشاندہی کرتا ہے۔

(ج) سٹی سرکل سیالکوٹ کے تھانہ جات میں منظور شدہ نفری تعینات کی گئی ہے جس کی تفصیل "اے" میں ظاہر کی گئی ہے اس وقت سرکل کے تمام تھانہ جات میں منظور شدہ strength میں 4 ہیڈ کانسٹیبلان، 16 اے ایس آئی اور ایک سب انسپکٹر کی کمی ہے وہ بھی پوری کی جا رہی ہے۔

(د) سال2009 کے دوران سٹی سرکل سیالکوٹ کے تھانہ جات میں چوری، ڈکیتی، راہزنی اور اغواء برائے تاوان کے مقدمات کی تفصیل اس طرح ہے:-

چوری	ڈکیتی	راہزنی	اغواء برائے تاوان
178	20	215	1

(ہ) سال2009 میں چوری، ڈکیتی، راہزنی اور اغواء برائے تاوان کے مقدمات میں گرفتار ملزمان کی تفصیل ذیل ہے:-

چوری	ڈکیتی	راہزنی	اغواء برائے تاوان
213	85	317	3

مفرور ملزمان کی تفصیل ذیل ہے:-

چوری	ڈکیتی	راہزنی	اغواء برائے تاوان
7	15	13	-

اشتہاری ملزمان کی گرفتاری کے لئے سپیشل ٹیمیں تشکیل دی جا چکی ہیں جن کی گرفتاری بلاتوقف کی جارہی ہے۔

تحصیل چونیاں، خواتین پر تشدد و دیگر مقدمات کی تفصیلات

*7016: محترمہ انیلہ اختر چودھری: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل چونیاں میں2009 کے دوران زناء بالجبر اور خواتین پر تشدد کے کتنے مقدمات کس کس تھانہ میں درج ہوئے، ان مقدمات کے نمبرز، تھانہ وار بتائیں؟

(ب) ان مقدمات میں کتنے ملزمان گرفتار ہوئے اور کتنے اب تک مفرور ہیں مفرور ملزمان کو کب تک گرفتار کر لیا جائے گا؟

(ج) ان مقدمات کے تفتیشی افسران و اہلکاران کے نام، عہدہ سے آگاہ کریں؟

(د) مفرور ملزمان کو گرفتار نہ کرنے پر کتنے پولیس ملازمین کے خلاف محکمانہ کارروائی عمل میں لائی گئی؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تحصیل چونیاں میں زناء بالجبر کے کل22 مقدمات درج ہوئے اور خواتین پر تشدد کے 6 مقدمات درج ہوئے۔ تفصیل "Annexure "A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تحصیل چونیاں میں زناء بالجبر اور خواتین پر تشدد کے 33 ملزم گرفتار ہوئے اور کوئی بھی ملزم مفرور نہ ہے۔

(ج) تحصیل چونیاں میں زناء بالجبر اور خواتین پر تشدد کے تفتیشی افسران واہلکاران کے نام وعہدہ کی تفصیل "A" Annexure ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) Nil

تحصیل چونیاں، تھانوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*7017: محترمہ انیلہ اختر چودھری: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل چونیاں میں کل کتنے تھانے ہیں؟

(ب) ان میں کل کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، تھانہ وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) ان تھانوں میں strength سے کتنے ملازمین کم ہیں اور کیوں، ان خالی اسامیوں پُر کب تک تعیناتیاں کر دی جائیں گی، آگاہ کریں؟

(د) ان تھانوں میں 2009 کے دوران چوری، ڈکیتی، راہزنی اور اغواء برائے تاوان کے کتنے مقدمات کا اندراج ہوا؟

(ہ) ان مقدمات میں ملوث کتنے ملزمان اب تک گرفتار ہو چکے ہیں اور کتنے کب سے مفرور ہیں انہیں کو کب تک گرفتار کر لیا جائے گا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تحصیل چونیاں میں کل چار تھانہ جات ہیں۔

-1	تھانہ چونیاں	-2	چھانگا مانگا
-3	الہ آباد	-4	کنگن پور

(ب) تحصیل چونیاں میں کل 341 پولیس ملازمین ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔ تفصیل (F/A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تحصیل چونیاں کے تھانہ جات میں منظوری کے مطابق پوری نفری تعینات ہے۔

(د) تحصیل چونیاں کے تھانہ جات میں سال 2009 کے دوران چوری، ڈکیتی، رابری اور اغواء برائے تاوان کے کل 622 مقدمات درج ہوئے:۔

چوری	ڈکیتی	رابری	اغواء برائے تاوان
462	55	104	1

(ہ) تحصیل چونیاں کے تھانہ جات میں سال 2009 کے دوران چوری، ڈکیتی، رابری اور اغواء برائے تاوان کے کل 991 ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں اور 73 ملزمان مفرور ہیں انہیں جلد از جلد گرفتار کر لیا جائے گا۔

ریسکیو 1122 میں مشینری کی صورتحال کی تفصیلات

*7118: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب ایمرجنسی ریسکیو 1122 کے اعلیٰ حکام کی غفلت سے 9 کروڑ 15 لاکھ روپے کی مشینری از قسم ایریل لیڈرز، واٹر باوز، ہیلمٹ، فائر سوٹ، لائف سرچ کیمرے، پلازما کٹر، ہیڈرالک کٹر وغیرہ خراب ہونے کے باعث کباڑ خانہ کی نذر ہو چکے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ اشیاء کو مرمت کے بعد زیر استعمال لانے کی بجائے حکام بالا نئی مشینری خرید رہے ہیں تاکہ کمیشن حاصل کی جا سکے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) معزز ممبر اسمبلی نے اس سوال میں جو نکات اٹھائے ہیں وہ حقیقت کے بالکل برعکس ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مذکورہ آلات و مشینری میں سے بیشتر کو خریدے ہوئے 6 سال سے زائد کا عرصہ ہو چکا ہے جو پرانے ہونے کے باوجود ابھی بھی زیر استعمال ہیں اور ایمرجنسی و ریسکیو آپریشنز میں تسلی بخش طور پر کام کر رہے ہیں لہذا ان اشیا کا کباڑ خانے کی نذر ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

پنجاب ایمرجنسی سروس میں مشینری و آلات کی خریداری مروجہ حکومتی قوانین کے تحت پی اینڈ ڈی بورڈ کی منظوری کے بعد کی جاتی ہے۔ قواعد و ضوابط کے تحت تشکیل کردہ پرچیز کمیٹی جس کے ممبران میں ہوم ڈیپارٹمنٹ، فنانس ڈیپارٹمنٹ اور ریسکیو سروس کے افسران شامل ہیں جو خریداری کے مجاز ہیں لہذا کوئی اکیلا کمیٹی ممبر اپنے طور پر خریداری کا مجاز نہیں ہے۔ درحقیقت ان من گھڑت، بے بنیاد اور فرضی الزامات لگانے کے پس پردہ وہ عناصر

ہیں جنہیں غیر تسلی بخش کارکردگی ثابت ہونے کی وجہ سے سروس سے نکالا جاچکا ہے۔بظاہر یہ لگتا ہے کہ انہی عناصر نے معزز ممبر اسمبلی کو غلط فہمی میں مبتلا کرنے کوشش کی ہے جبکہ اس کے برعکس ریسکیو1122 نے اب تک14 لاکھ سے زائد ایمرجنسی متاثرین کی زندگیاں بچاکر انہیں احساس تحفظ فراہم کیا جو کہ سروس کی کارکردگی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔یہی وجہ ہے کہ ریسکیو1122آج نہ صرف دوسرے صوبوں کے لئے بلکہ سارک ممالک کے لئے ایک مثال ہے تاہم اس کے باوجود بھی اگر معزز ممبر اسمبلی کو مزید کسی تفصیل کی ضرورت پیش ہو تو سروس اس کے لئے ہر وقت حاضر خدمت ہے۔

(ب) یہ درست نہیں کہ مذکور آلات کباڑ خانہ کی نذر ہو چکے ہیں بلکہ روٹین کی سروس کروانے کے بعد انہیں چالو حالت میں رکھا جاتا ہے اور نہ ہی مذکورہ بالا آلات کے متبادل کوئی نئے آلات و مشینری خریدی جارہی ہے تاہم تحصیلوں میں سروس کے اجراء کے لئے اس قسم کے نئے آلات و مشینری ضرور خریدی جارہی ہیں۔

لاہور۔دہشت گردی کے واقعات کی تفصیلات

*7205: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور میں2007 سے آج تک دہشت گردی کے کتنے واقعات ہوئے نیز ان واقعات میں کتنے لوگ جاں بحق (شہید) ہوئے؟

(ب) کتنے افراد کے خاندانوں کو compensation دی گئی؟

(ج) اگر جز(ب)کا جواب اثبات میں ہے تو دی جانے والی compensation کی مکمل تفصیل مع نام، جگہ، حادثہ، دی جانے والی رقم وغیرہ کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور میں2007 سے لے کر آج تک دہشت گردی کے16 واقعات رونما ہوئے اور ان میں 358افراد جاں بحق (شہید)،603شدید اور739افراد معمولی زخمی ہوئے۔

(ب) 1700افراد کے خاندانوں کو compensation(امداد)دی گئی۔

(ج) ان حملوں میں 358 افراد شہید ہوئے، 603 شدید اور 739 افراد معمولی زخمی ہوئے اور ان افراد کو حکومت پنجاب نے مبلغ -/246925000 روپے کی مالی امداد دی۔ اس امداد کی تفصیل مع نام، جگہ اور حادثہ میں دی جانے والی رقم کی تفصیل (F/A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ٹریفک وارڈن سسٹم متعارف کروانے کے اغراض و مقاصد کی تفصیلات

*7208: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں ٹریفک وارڈن سسٹم کب متعارف کروایا گیا نیز اس نظام کو متعارف کروانے کے اغراض و مقاصد کیا تھے؟

(ب) سال 09۔2008 اور 10۔2009 کے بجٹ میں ٹریفک وارڈنز کی تنخواہوں میں کتنے فیصد اضافہ کیا گیا؟

(ج) ان ٹریفک وارڈنز کو رسک الاؤنس کی مد میں کتنی رقم فراہم کی جاتی ہے نیز ٹریفک وارڈن کس محکمے کو رپورٹ کرتے ہیں، مکمل تفصیلات سے معزز ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) صوبہ پنجاب میں ٹریفک وارڈن سسٹم 28-07-2006 کو متعارف کروایا گیا جس کے اغراض و مقاصد مندرجہ ذیل تھے۔

1۔ پڑھی لکھی (گریجویٹ) کرپشن سے پاک فورس۔
2۔ ٹریفک میں نظم و ضبط پیدا کرنا۔
3۔ پولیس اور عوام میں ہم آہنگی پیدا کرنا۔
4۔ عوام کو ٹریفک قوانین کے متعلق آگاہی فراہم کرنا۔
5۔ قانون کی پاسداری کروانا۔

(ب) سال 2008-09 کے بجٹ میں ٹریفک وارڈنز کی تنخواہوں میں اضافہ نہیں کیا گیا۔ سال 2009-10 کے بجٹ میں ٹریفک وارڈنز کی تنخواہوں میں -/20 فیصد ایڈہاک ریلیف 2009 اضافہ کیا گیا جو کہ رننگ بیسک تنخواہ پر ملتا ہے۔

(ج) ٹریفک وارڈنز کو رسک الاؤنس میں کوئی رقم نہیں دی جاتی کیونکہ ٹریفک وارڈنز کو رسک الاؤنس نہیں ملتا ان کو سپیشل الاؤنس ملتا ہے جو کہ بیسک تنخواہ کے برابر ہوتا ہے۔ٹریفک وارڈن محکمہ پولیس کو رپورٹ کرتے ہیں۔

صوبہ کے تمام اضلاع میں پٹرولنگ پولیس کی تعیناتی کا مسئلہ

*7246: محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے پنجاب کے کئی اضلاع میں پٹرولنگ پولیس تعینات کی ہے مگر کئی اضلاع میں ایسا نہیں ہے ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع بہاولنگر میں پٹرولنگ پولیس ہونے کے باوجود وہ شہر بھر میں گشت نہیں کرتی بلکہ جس مقام پر ڈیوٹی لگی ہو، وہاں پر موجود ہوتے ہیں جس سے ان کی ڈیوٹی کا اصل مقصد حاصل نہیں ہو رہا؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت جن اضلاع میں تاحال پٹرولنگ پولیس تعینات نہ ہے تعینات کرنے کو تیار ہے اور ان کی ڈیوٹی بھی مجاہد فورس کی طرح لگانے کو تیار ہے تاکہ شہروں میں ہونے والے جرائم پر قابو پایا جا سکے، تو کب تک نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے ؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) گزارش ہے کہ پٹرولنگ پولیس پنجاب کے تمام اضلاع میں تعینات ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ پٹرولنگ پولیس شہر میں گشت نہیں کرتی کیونکہ اربن ایریا پٹرولنگ پولیس کے دائرہ اختیار میں نہیں آتا۔پٹرولنگ پولیس کے دائرہ اختیار ہائی ویز اور لنک روڈز پر منظور شدہ بیٹ ایریا میں آتا ہے۔جن کا کام ہائی ویز پر سفر کو محفوظ بنانا، کسی حادثہ یا ایمرجنسی کی صورت میں فوری مدد پہنچانا اور ہائی ویز پر کرائم کو روکنا ہے۔

(ج) پنجاب کے تمام اضلاع میں پٹرولنگ پولیس ہائی ویز پر تعینات ہے اور مجاہد فورس کی طرح شہروں میں ڈیوٹی نہ لگائی جا سکتی ہے۔

فیصل آباد پولیس کے مسائل کی تفصیلات

*7305: رانا محمد افضل خان: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 1999 میں حکومت پنجاب نے محکمہ پولیس فیصل آباد کو 110 کنال 6 مرلے اراضی برلب ملت روڈ الاٹ کی تھی؟
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس اراضی پر ابھی تک کوئی کام شروع نہیں کیا گیا اور اس رقبہ سے مٹی اٹھائی جا رہی ہے؟
(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ فیصل آباد میں ایلیٹ فورس کی ابھی تک کوئی مستقل سکونت و تربیت کے لئے گراؤنڈ نہ ہے نیز یہ کہ فیصل آباد میں اینٹی کار لفٹنگ کا بھی کوئی مستقل دفتر اور گاڑیوں کو کھڑا کرنے کے لئے موزوں جگہ نہ ہے؟
(د) کیا حکومت مذکورہ رقبہ کو مندرجہ بالا پراجیکٹس کے استعمال میں لانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے۔
(ب) یہ درست ہے کہ اس اراضی پر ابھی تک کام شروع نہ ہوا لیکن اس رقبہ سے مٹی نہ اٹھائی جا رہی ہے۔
(ج) یہ بھی درست ہے۔
(د) بحوالہ چٹھی نمبری 39723 مورخہ 27-08-2010 کو محکمہ بلڈنگ کو Rough Cost Estimate بنانے کے لئے لکھا گیا ہے تاکہ مذکورہ اراضی میں ایلیٹ فورس اور اینٹی کار لفٹنگ کے لئے بلڈنگ اور گراؤنڈ بنایا جا سکے جو ابھی انڈر پروسس ہے۔

ضلع چنیوٹ، محکمہ پولیس میں بھرتی کی تفصیلات

*7325: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جنوری 2008 سے اب تک محکمہ پولیس ضلع چنیوٹ میں کتنے افراد بھرتی ہوئے؟
(ب) بھرتی ہونے والے افراد کا نام، پتا اور عہدہ بیان فرمائیں؟
(ج) کیا بھرتی سے پہلے بھرتی پر پابندی ختم ہو چکی تھی اگر ختم ہو چکی تھی تو تاریخ بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع چنیوٹ یکم اگست 2009 ضلع جھنگ سے علیحدہ ہو کر خود مختار ضلع بنا ہے نہ کہ 2008 سے قائم ہوا ہے۔

(ب) بھرتی ہونے والے افراد کے نام وپتاجات (F/A) ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔
(ج) جی ہاں! کیونکہ ضلع چنیوٹ کا قیام مورخہ یکم اگست 2009 سے عمل میں آیا ہے۔ ضلع ہذا میں نفری کی کمی تھی جس وجہ سے جناب آئی جی پنجاب نے کمی نفری کو پورا کرنے کے لئے ضلع ہذا میں مورخہ 10-12-2009 کو بھرتی کا حکم دیا۔

صوبہ میں برطرف کئے گئے ڈی ایس پیز سے متعلقہ تفصیلات

*7327: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) یکم جنوری 2008 سے آج تک پنجاب میں کل کتنے ڈی۔ایس۔پی حضرات کو ملازمت سے برطرف یا برخاست کیا گیا ہے ان کے نام اور ملازمت سے برخاست کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟
(ب) کیا ان ڈی ایس پی حضرات کو ملازمت سے برخاست کرنے سے قبل کوئی انکوائری کمیٹی تشکیل دی گئی تھی اگر ہاں تو برخاست کردہ کتنے ڈی ایس پی حضرات کو انکوائری کمیٹی نے ملازمت سے فارغ کرنے کی سفارش کی تھی؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):
(الف) کل آٹھ ڈی ایس پیز کو ملازمت سے برطرف یا برخاست کیا گیا، تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) کسی کیس میں بھی انکوائری کمیٹی تشکیل نہ دی گئی تاہم تمام کیسوں میں انکوائری آفیسرز مقرر کئے گئے اور انہوں نے تمام ڈی ایس پیز کو گنہگار تحریر کیا البتہ ایک انکوائری آفیسر نے ڈی ایس پی کو ملازمت سے برخاست کرنے کی سفارش کی۔

لاہور شہر ٹریفک وارڈنز اور دھواں چھوڑنے والے رکشاؤں کے خلاف کارروائی کی تفصیلات

*7460: محترمہ ثمینہ خاور حیات: کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) لاہور شہر میں تعینات وارڈنز کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) رکشا ڈرائیور اپنے رکشاؤں میں گھٹیا قسم کا موبل آئل ڈلواتے ہیں جس سے رکشا کے انجن سے بے انتہا دھواں نکلتا ہے جو کہ انسانی صحت کے لئے انتہائی مضر ہے ان کے خلاف قانونی کارروائی (چالان) کیوں نہیں کی جاتی؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ بالا صورت حال کے پیش نظر کوئی اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور شہر میں تعینات وارڈنز کی کل تعداد: 3079 ہے۔

(ب) دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ یکم جنوری 2010 تا 31۔اکتوبر 2010 کے دوران دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے کل 74586 چالان کئے گئے۔

(ج) جیسا کہ جز (ب) میں جواب دیا گیا ہے دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں بشمول رکشا وغیرہ کا فوری چالان کیا جاتا ہے اور دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لا کر اس کی روک تھام کی کوشش کی جاتی ہے۔

راجن پور۔کانسٹیبلز کی بھرتی کی تفصیلات

*7491: میاں نصیر احمد: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 09-2008 میں راجن پور میں پولیس کانسٹیبل کی بھرتی کی گئی تھی؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کل کتنے کانسٹیبل بھرتی کئے گئے تھے اور ان کا تعلق راجن پور کی کس کس تحصیل سے تھا، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! مالی سال 09-2008 میں ضلع راجن پور میں پولیس کانسٹیبلان کی بھرتی عمل میں لائی گئی۔

(ب) مالی سال 09-2008 میں ضلع راجن پور کی 03 تحصیلوں میں سے 847 پولیس کانسٹیبلان کی بھرتی عمل میں لائی گئی جس کی تفصیل ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام تحصیل	کانسٹیبلان	ڈرائیور کانسٹیبلان	لیڈی کانسٹیبلان	کل تعداد
1	تحصیل جام پور	440	24	06	470
2	تحصیل راجن پور	292	25	02	319
3	تحصیل روجھان	57	01	-	58
4	گرینڈ ٹوٹل ضلع راجن پور	789	50	08	847

لاہور: وومن تھانہ جات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*7660: محترمہ ساجدہ میر: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور میں وومن تھانہ جات کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان میں تعینات ملازمین کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) حکومت لاہور شہر میں ہر تھانہ میں وومن ایس ایچ او تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت لاہور شہر میں خواتین کے لئے مزید علیحدہ تھانہ جات بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع لاہور میں اس وقت ایک ہی وومن پولیس سٹیشن بمقام تھانہ ریس کورس کام کر رہا ہے۔

(ب) تھانہ ہذا میں اس وقت سب انسپکٹر 3، اسسٹنٹ سب انسپکٹر 4، لیڈیز ہیڈ کانسٹیبل اور کانسٹیبل 23، شعبہ آپریشن میں تعینات ہیں جبکہ اس وقت انوسٹی گیشن ونگ میں ایک سب انسپکٹر اور 6 لیڈیز کانسٹیبلان ڈیوٹی سر انجام دے رہی ہیں۔

(ج) نہیں! کیونکہ ماضی میں صوبہ پنجاب کے بڑے شہروں میں الگ خواتین پولیس سٹیشنز قائم کئے گئے تھے جن سے کوئی خاطر خواہ نتائج حاصل نہ ہوئے بلکہ کارکردگی میں کمی اور انتظامی مسائل میں مزید اضافہ ہوا، مندرجہ بالا تجربات کے پیش نظر آئندہ کے لئے صوبہ پنجاب میں کوئی بھی وومن پولیس سٹیشن بنانے کا معاملہ زیر غور نہ ہے۔

(د) ۔ایضاً۔

صوبہ میں وومن تھانوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*7661: محترمہ ساجدہ میر: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ پنجاب میں وومن تھانوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) کیا یہ تھانہ جات اور خواتین پولیس ملازمین کی تعداد صوبہ میں خواتین کی تعداد کے مطابق ہیں اگر کم ہیں تو ان میں اضافہ کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) صوبہ پنجاب میں اس وقت خواتین پولیس سٹیشنوں کی تعداد تین ہے جو کہ لاہور، فیصل آباد اور راولپنڈی میں واقع ہیں۔

(ب) خواتین پولیس سٹیشنز صرف تین اضلاع لاہور، فیصل آباد اور راولپنڈی میں قائم ہیں۔ خواتین پولیس ملازمین کی تعداد صوبہ میں خواتین کی تعداد سے بہت کم ہے۔ تاہم حکومت صوبہ میں خواتین پولیس آفیسرز کو تعینات کر رہی ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ خواتین پولیس ملازمین کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ کیا جائے گا۔

سرگودھا۔ غیر ممنوعہ بور اسلحہ لائسنس کے اجرا کی تفصیلات

*7665: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے غیر ممنوعہ بور اسلحہ لائسنس کے اجراء کے لئے ضلع کے ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر صاحبان کو اختیار تفویض کئے ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو ضلع سرگودھا میں جون 2010 سے 31۔ اکتوبر 2010 تک کتنے لائسنس جاری کئے گئے ہیں اور جن لوگوں کو جاری ہوئے ہیں ان کی تفصیل کیا ہے؟

(ج) کیا ایم پی ایز کے لئے کوئی ماہوار کوٹا مختص کیا گیا ہے وہ کتنا ہے اور کیا اس پر عملدرآمد ہو رہا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ داخلہ پنجاب نے بروئے چٹھی نمبری SO(Judl-I) 2-36/2009(A) مورخہ 15-07-09 ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر سرگودھا کو غیر ممنوعہ بور کے 25 اسلحہ لائسنس ماہانہ جاری کرنے کے اختیارات تفویض کئے ہوئے ہیں۔

(ب) ضلع سرگودھا میں جون 2010 سے 31۔اکتوبر 2010 تک 5 ماہ کے عرصے میں 125 لائسنس جاری کئے ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ایم پی ایز کے لئے کوئی ماہوار کوٹا مقرر نہ کیا گیا ہے تاہم ایم پی ایز کی سفارشات کو ماہانہ کوٹا میں ترجیح دی جاتی ہے۔

کورم کی نشاندہی

راجہ حنیف عباسی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اپوزیشن کی requisition پر آج اجلاس طلب کیا گیا تھا اور ان کی دلچسپی کا اندازہ لگائیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب اس پر بات نہیں ہو سکتی۔ کورم point out ہو چکا ہے لہذا گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں)

دوبارہ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا ایوان پندرہ منٹ کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد جناب قائم مقام سپیکر شام 4 بج کر 27 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب قائم مقام سپیکر: گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

چونکہ کورم پورا نہیں ہے لہذا اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(121)/2012/750. Dated. 14th September, 2012. The following Order, made by the Acting Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:-

"In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Rana Mashhood Ahmad Khan, Acting Speaker**, Provincial Assembly of the Punjab, hereby prorogue the Assembly w.e.f. Friday, September 14, 2012.

Lahore,
September 14, 2012

RANA MASHHOOD AHMAD KHAN
Acting Speaker"